بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

قَوْلَهٗ تَعَالٰی کَشَجَرَۃ طَیِّبَۃٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے گویا ایک پاکیزہ درخت ہے اس کی جڑ مضبوط ہے اُس کی ٹہنیاں آسمان میں ہیں

الحمد للّٰہ منۃ

جامع الاصول

مولفہ

حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ قاسم مجتہد گروہؓ مصدقان امام مہدی خلیفۃ اللہ علیہ السلام

مترجم

﴿باہتمام﴾

دارالاشاعت کتب سلف الصالحین

المعروف بہ جمعیۃ مہدویہ۔ دائرہ زمستان پور مشیر آباد حیدرآباد، دکن

سنہ ۱۴۰۲ھ م سنہ ۱۹۸۲ء

https://theimammehdi.com

جامع الاُصول

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریف اللہ کے لئے سزاوار ہے جو اپنی ذات کی بزرگی میں یکتا ہے اور اپنی صفات کی خوبیوں سے سزاوار حمد ہے اور ظاہر فرمایا دو مظہر یعنی مظہر ولایت اور مظہر نبوت۔ درود نازل کرے اللہ دونو محمدؐ پر کہ دونو جہاں کے محبوب ہیں اول خاتم الانبیاءؑ ہیں جو مظہر نبوت ہیں ظاہر ہوئے اور دوسرے خاتم الاولیاءؑ ہیں جو ولایت محمدیؐ کے مظہر میں موجود ہوئے۔ اللہ رحمت نازل کرے دونوں کے آل اور اصحابؓ پر کہ وہی ولایت اور نبوت کی ہدایت کے ہادی ہیں جانے رہو مصدقو! کے دین کے احکام میں بعض عمل کی کیفیت سے تعلق رکھتے ہیں احکام فرعیہ وعملیہ کہلاتے ہیں اور بعض اعتقاد سے تعلق رکھتے ہیں جو اصول اور عقائد کہلاتے ہیں۔ اعتقادات میں توحید باری تعالیٰ اور ذات باری تعالیٰ کی صفات کا علم ہے اور اس کی کنجی نبوت اور ولایت کی بزرگی کا اعتقاد ہے اس کے بغیر توحید کے دروازے کی کشایش اور اور دیدارِ الٰہی سے حجاب کا اٹھنا ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے ہمیشہ سے ہے زندہ ہے جاننے والا سننے والا دیکھنے والا قدرت والا مشیت والا ارادے والا اور کلام کرنے والا ہے۔ پس میں نے اس کے علم کی طرف نظر کی تو اس کے علم کو لانہایت پایا وہی نور ایمان ہے۔ پس میں نے اس رسالہ میں عقائد کے مقولے مختصراً جمع کئے کیونکہ عقائد انسان کی ارواح سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہی کا نور اس کے افعال کے وجود پر ظاہر ہوتا ہے اور وہ عقائد صحابۂ مہدیؑ سے ثابت ہیں اولاً میراں سید محمود ثانی مہدیؓ سے ثانیاً میاں سید خوندمیر سیرۃ المہدیؓ بعض اصحاب مہدی اور تابعین کاملینؒ سے اور انکا اعتقاد یہی ہے کہ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور مہدیِ موعودؑ اللہ کے بندے اللہ کے دین کے بینہ اس کے رسولؐ کی شریعت کے تابع تام اور امور حقیقت دین کے بوجھ کے حامل ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولایت نبوت سے افضل ہے۔ وہی ولایت وجود مہدی میں موجود اور تمام ولایت مہدیؑ کے ظہور میں ہے اور محمد کی ولایت سید محمد بن سید عبداللہ کی ذات ہے اور وہی مہدیِ موعودؑ ہے جس کی بعثت رسول اللہؐ کے بعد ۹۰۵ھ پر ہوئی۔ تحقیق کے مہدیؑ آئے اور گئے۔ جو شخص ولایت ذات مہدیؑ کی فضیلت کا انکر کیا تو وہ شرف نبوت کا منکر ہوا اور جس نے انکار کیا حدیث الولایۃ افضل من النبوۃ کا تو وہ نبوت اور ولایت کی فضیلت کا منکر ہوا، اور جس نے انکار کیا نبوت اور ولایت کا تو وہ محمدؐ کی نبوت اور سید محمد کی مہدیت کا منکر ہوا۔ اور جس نے انکار کیا مہدیؑ کا تو پس تحقیق کہ وہ منکر ہوا ان تمام امور کا جو محمدؐ پر نازل ہوئے۔ ولایت کی مثال آفتاب ہے اور نبوت کی مثال چاند ہے۔

جس نے انکار کیا ان دونوں مثالوں سے یقین کے ساتھ تو وہ منافق اور متبدع ہے اور مہدیؑ صاحب زماں اور صاحب فرمان ہیں فرشتہ کے واسطہ کے بغیر (فرمان خدا پانے والا ہے) جس نے مہدیؑ کے لئے فرمانِ خدا تھا سو اس سے

انکارکیا یقین کے ساتھ تو کافر ہوا۔اور مہدیؑ کلام ذات الٰہی بیان کرنے پر منجانب اللہ مامور ہے جس نے انکار کیا اس بات کا یقین کے ساتھ تو وہ کافر ہے اور مہدیؑ نے اسی دنیا میں بلا حجاب خدا کو دیکھا ہے جس نے انکار کیا اس بات کا یقین کے ساتھ تو وہ کافر ہے اور محمدؐ نبی خاتم النبوۃ ہیں اور محمد مہدیؑ خاتم ولایت محمدیؐ ہیں اور وہ دونوں دراصل مساوی ہیں جس نے یقین کے ساتھ یہ کہا کہ نبی اور مہدی علیہما السلام دراصل مساوی نہیں تو وہ منکر ہوا نور محمدؐ اور اول مظہر سے اور ایمان ذات حق تعالیٰ ہے حق ہے موافق اس حکم کے کہ ایمان کلمہ لآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے اور وہ کلمہ کلام اللہ ذاتی ہونے کی جہت سے غیر مخلوق اور غیر لفظی ہے اور ذات اور صفات دونو متحد ہیں مانند آفتاب اور نور کے جس نے یقین سے کہا کہ ایمان ذات اللہ نہیں تو وہ کافر ہے اور ایمان اور تصدیق مہدیؑ دونوں متحد ہیں اور ان دونوں کا اتحاد حق ہے دو وجہ سے ایک اس وجہہ سے کہ ایمان دل سے تصدیق کرنا اور زباں سے اقرار کرنا ہے اس چیز کا جو اللہ کے پاس سے آئی اور دوسرا اس وجہہ سے کہ ایمان ذات اللہ ہے اور مہدیؑ اللہ کی ذات کا نور ہے، بالاتفاق جس نے یقین سے کہا کہ ایمان اور تصدیق مہدیؑ دونوں متحد نہیں ہیں تو وہ نبی اور مہدی علیہما السلام کے شرف کا منکر ہوا۔اور اللہ کا دیدار اور مہدیؑ کی تصدیق دونوں متحد ہیں موافق اس حکم کے اللہ کا دیدار نور ہے چودھویں رات کے چاند کے مانند جیسا کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے بیشک تم عنقریب دیکھو گے اپنے رب کو جیسا کہ چودھویں رات میں چاند کو دیکھتے ہو اور مہدیؑ کا حقیقی نام سید مبارک ہے مراد اس سے شجرہ مبارک زیتونہ ہے جو نہ شرقی ہے نہ غرقی اور وہی اصل نور ولایت محمدیؐ ہے اور نور ولایت اور دیدار دونوں متحد ہیں اور تصدیق ولایت اور دیدار دونوں متحد ہیں جس نے انکار کیا ان دونوں کا یقین کے ساتھ تو وہ منافق اور مبتدع ہے اور دنیا میں اللہ کا دیدار چشم سر سے یا چشم دل سے یا خواب میں ہونا مہدیؑ کے فرمان سے لازمی ہے جس نے انکار کیا اس کا یقین کے ساتھ تو وہ کافر ہے اور طلب دیدار خدا تمام مصدق مردوں اور عورتوں پر فرض ہے اور ذکر خفی بشرط دوام اور ترک حیات دنیا مع ترک علایق فرض ہے اور صحبت صادقان فرض ہے اور وطن سے ہجرت جہاں حالت کسب میں ساکن ہے فرض ہے ان امور کا تارک نماز و روزہ کے تارک کے مانند ہے اور جس نے یقین کے ساتھ ان امور کا انکار کیا وہ کافر ہے کیونکہ مہدیؑ امر اللہ ہے اور مامور ہے مانند نبیؐ کے مامور ہونے کے بذریعہ وحی بواسطہ جبرئیلؑ اور مہدیؑ بلاواسطہ جبرئیلؑ کلام اللہ کے بیان پر مامور ہے اور بظاہر جبرئیلؑ کا نزول روئے زمین پر ہمارے رسولؐ کی بعثت کے بعد سے منقطع ہوگیا جس نے انکار کیا مہدیؑ کے حکم خدا کے حکم کا منکر ہوا۔اور ایمان بڑھتا اور گھٹتا ہے حکم سے فرمان رسول اللہؐ کے کہ ایمان دل سے پہچاننا اور زبان سے اقرار کرنا اور اعضا سے عمل کرنا ہے اور معرفت قلبی کے کشف اور اقرار لسانی کے یقین اور عمل بالارکان کے نقصان سے (بندہ کا ایمان) بڑھتا اور گھٹتا ہے اور کمالیت کی حالت میں بڑھتا گھٹتا نہیں جیسا کے امام اعظمؒ وغیرہ کاملینؒ کا ایمان اور جو خوارق عادات مہدیؑ سے ظاہر ہوئے معجزہ سے موسوم ہیں ان کو

کرامت نہیں کہنا چاہیئے ۔علی الخصوص جو معجزے حالت دعوت میں ظاہر ہوے وہی خاص الخاص معجزے ہیں جن کا ظہور اس طور پر ہوا کہ منکرین عاجز ہوگئے جیسا کہ ذوالنون تلوار کے امتحان میں عاجز ہوا۔ اور سائیل کے طلب کرنے پر آپ کی مسواک درخت بن گئی یہ واقعہ مشہور ہے اور معجزہ اول یہی ہے کہ آپ نے کلام اللہ کا بیان کما حقہ کیا اور آپ کے دست مبارک میں پتھر تسبیح پڑھتے اور ہر چیز آپ کی مہدیت پر علانیہ گواہی دیتی تھی جس کو سننے والے عام وخاص آشکارا طور پر سنتے تھے۔ تلوار پانی اور آگ تینوں آپ کی ذات مبارک پر حرام تھے یعنی آپ کو ضرر اور زخم پہنچانے پر قادر نہ ہوسکے اسی معنی میں گجراتیوں کے جنگ کا معجزہ ہے بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور آپ کے ہمراہیوں کی تعداد کے خوف سے مخالفوں کا بھاگنا ایسا تھا جیسا کہ وحشی گدھے شیر سے ڈر کر بھاگتے ہیں اور بندگی میاںؓ کی جنگ جنگِ بدر کے مانند ہے حق ہے جس نے یقین سے کہا کہ بندگی میاںؓ کی جنگ معجزہ بدر نبیؐ کے مانند نہیں ہے تو وہ منافق ہے اور جو مطلقاً اس جنگ کی اہمیت کا منکر ہو وہ کافر ہے بالاتفاق کیونکہ حضرت مہدیؑ نے اپنے زمانہ حیات میں تفصیلی طور سے وقوع جنگ کے بارے میں بندگی میاں سید خوندمیرؓ ہی کو وصیت فرمائی اور قتال کا اشارہ بندگی میاںؓ ہی کی ذات کی طرف فرمایا اور نیز میراں سید محمود ثانیِ مہدیؓ کی گواہی سے بھی ثابت ہے اور مہدیؑ خاتم الاولیاء ہیں حق ہے اور آپؑ کے بعد کوئی ولی نہ ہوگا۔ جس نے یہ کہا اور اعتقاد رکھا یقین کے ساتھ کہ آپ کے بعد بھی کوئی ولی ہوگا تو وہ آپؑ کی ختمیت کا منکر ہے اور اولیاء وانبیاء کے مراتب درحقیقت مصدقین کے لئے حق ہیں جس نے کہا یقین کے ساتھ کہ اولیاء وانبیاء کے مراتب درحقیقت مصدقین کاملین کے لئے نہیں ہیں تو مہدیؑ کی مہدیت کا منکر ہوا کیونکہ عیسیٰؑ کا مرتبہ میاں شیخ بھیکؓ کو حاصل تھا۔ اور ان کے مرتبہ کا علم مہدیؑ سے معلوم ہوا اس حادثہ کے بعد کہ ایک مردہ ان کی کرامت سے زندہ ہوگیا اور وہ واقعہ مشہور ہے ان کے سو اصحابہؓ میں سے اور مصدقین کو بھی مرتبہ مذکورہ حاصل ہوا ہے اور مصدقین سے کرامت کا وقوع میں نہ آنا حق ہے یعنی خرق عادات مثلاً پانی پر چلنا اور آگ سے نہ جلنا وغیرہ کیونکہ خاتم الاولیاءؑ کی دعا اس بارے میں قبول ہوچکی ہے اس موقع پر جب کہ میاں شیخ بھیک رضی اللہ عنہ کی کرامت سے مردہ زندہ ہوا جس نے یہ کہا اور اعتقاد رکھا یقین کے ساتھ کہ کرامت مصدقین سے وقوع میں آسکتی ہے تو صحیح ہی ہے کہ وہ مہدی علیہ السلام کے عمل کی حقیقت سے منکر ہوا اور کرامت کے آثار مصدقین کے وجود سے ان کی کمالیت کے ساتھ ظاہر ہوئے بجز اس کے کہ وہ نہ کرامت ظاہر کرتے ہیں اور نہ اس کے خواشمند ہوتے ہیں اسی پر ہے مصدقین کے وجود سے موجود ہے اور ولی کا علم بعضی مصدقین سے معلوم ہوتا ہے اور بیان اس کے علم کا یہ ہے کہ ولی وہی ہے جو عارف ہے اللہ کی ذات اور اللہ کی صفات کا کہ اللہ زندہ ہے اس کو موت نہیں وہ ایک ہے اس کا ثانی نہیں وہ قدیم ہے اس کو انتہا نہیں وہ سمیع ہے سماعت اس کو عارض نہیں وہ بصیر ہے بصارت اس کو عارض نہیں وہ جاننے والا مشیت ولا ارادہ اور کلام کرنے والا ہے اس

https://theimammehdi.com

عارف باللہ کے نفس میں شر و شہوات اور گناہ بھی ہوتے ہیں لیکن وطاعت وعبادت پر مستقیم اور کبیرہ گناہوں سے دور رہتا ہے اور کمالیت کے بعد صغیرہ گناہوں سے بھی پاک ہو جاتا ہے۔اور دوسروں کو خدا کی وحدانیت اور خدا کی طاعت اور عبادت کی طرف بلاتا ہے اور اس کے جیسے مصدقین روئے زمین پر بہت ہوتے ہیں جس نے انکار کیا مصدقین کی فضیلت کا تو وہ مبتدع اور فاسق ہے اور جس نے ان کی توہین کی تو وہ منافق ہے اور مہدی ائمہ اربعہ ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ وغیرہما کے مذاہب کے ساتھ مقید نہیں کیونکہ مہدیؑ صاحب زماں ہیں اور مذاہب کے درمیان حاکم ہیں اور صاحب فرمان اور تابع قرآن ہیں جس نے مہدیؑ کے حکم مذاہب صاحب فرمان اور تابع قرآن اور صاحب زماں ہونے کا انکار کیا تو وہ آپ کے وجود مبارک کی تصدیق کا منکر ہے مصدقین کا اتفاق مہدیؑ کے کلام پر ہے اور مجتہدوں کا کلام جو کلام مہدیؑ کے موافق ہو صحیح ہے ورنہ ان کے اجتہاد میں خطا ہے کیونکہ مہدیؑ صاحب فرمان ہیں جس نے کلام مہدیؑ کو مجتہدوں کے کلام کے موافق کرنا چاہا تو وہ منافق اور مبتدع ہے اور مہدیؑ کا بعض بیان مجتہدوں کے اجتہاد اور ان کی فہم کے خلاف واقع ہوا ہے بیان مہدیؑ فی الواقع حق ہے اور مجتہدوں سے خطا اجتہادی ہوئی ہے کیونکہ وہ کاسبین اور قاصدین اجتہاد ہیں اور مہدیؑ صاحب فرمان اور صاحب تحقیق ہے اور دین مہدیؑ مطلق ہے اور مہدیؑ کے تمام صحابہؓ اہل ارشاد اور وہی مصدقین کے ہادی ہیں اور مثال ان کی یہ ہے کہ میرے اصحاب ستاروں کے مانند ہیں ان میں سے جس کسی کی پیروی کروگے راہ پاؤگے دین مہدیؑ اور تصدیق مہدیؑ کو کسی صحابیؓ نے اپنی پیروی کے ساتھ مقید نہیں کیا لیکن معتقد ہونے والے جس کسی سے چاہیں معتقد ہوتے ہیں اور جو شخص جس کے فیض سے تصدیق میں رسوخ کا طالب ہوتا ہے وہی اس کے حق میں اہل ارشاد ہوتا ہے دوسرا نہیں ہوتا کیونکہ جملہ صحابۂ مہدیؑ اہل ارشاد ہیں اور حضرت مہدیؑ کے بعد افضل الخلفاء میراں سید محمودؓ ہیں اور صحابہؓ نے مہدیؑ کے وصال کے بعد آپ کو ثانیِ مہدی کے خطاب سے مخاطب کیا اور کامل فرمانبرداری سے سب صحابہؓ نے آپؓ کی اتباع کی اور باتفاق مہاجرین رضی اللہ عنہم آپؓ ہی صدیق مہدیؑ ہیں اور آپ کے بعد بندگی میاں سید خوندمیرؓ ہیں کیونکہ مہدیؑ کی رحلت کے بعد دسویں دن ثانی مہدؓ نے حضرت مہدیؑ کی روح مبارک سے معلوم فرما کر آپؓ کو گجرات کی طرف جانے کی رخصت دی اور میاں سید خوندمیرؓ نے بکمال رعایت علیحدہ ہونے سے معذرت چاہی تو ثانیِ مہدیؓ نے فرمایا کہ مہدیؑ کا حکم واقع ہوتا ہے اور اس کا ظہور تمہارے وجود سے ہونے والا ہے اور میاں سید خوندمیرؓ کو بھی مہدیؑ کی روح مبارک سے معلوم ہو چکا تھا پس میاں سید خوندمیرؓ میراں سید محمودؓ کی رضا سے گجرات روانہ ہوئے اور آپؓ مہاجرین رضی اللہ عنہم کے اتفاق سے اعظم الخلفاء ہیں اور آپؓ کے بعد بندگی میاں نعمتؓ ہیں کیونکہ دین کا ظہور آپؓ کے وجود سے ہوا اور جو حکم مہدیؑ آپؓ کے حق میں ہے مشہور ہے اور آپؓ اکرم الخلفاء ہیں آپؓ کے بعد بندگی میاں نظامؓ ہیں کیونکہ دین کا ظہور آپؓ کے وجود سے ہوا اور حکم مہدیؑ آپؓ کے

حق میں ہے ظاہر ہے آپؓ اکمل الخلفاء ہیں آپؓ کے بعد بندگی میاں دلاورؓ ہیں جو ثانی مہدیؑ کے صدیق ہیں دین مہدیؑ کا ظہور آپؓ کے وجود سے ہونا اظہر ہے اور حکم مہدیؑ جو آپؓ کے حق میں ہے معلوم ہے اور آپؓ اخلص الخلفاء ہیں اور بعض مصدقین کے پاس سیدین کے بعد ان کے قائم مقام ملکین ملک برہان الدین اور ملک گوہرؒ ہیں (ہم کو اس میں کوئی نزاع نہیں) کیونکہ ہر دو ملک حضورِ مہدیؑ میں مقبول و کامل ہوئے ان دونوں کی عظمت مسلم ہے امنا وصدقنا لیکن ہم بندگی میاں نعمتؓ اور بندگی میاں نظامؓ کی خلافت کے معتقد ہیں کیونکہ ان دونوں کے وجود سے دین کا ظہور مصدقین میں ہونا آشکارا ہے اور فرمانِ مہدیؑ ان دونوں کے حال کے موافق ہوا ہے بندگی میاں دلاورؓ کے سوال کے جواب میں جب کہ انہوں نے حضرت مہدی علیہ السلام سے آپؑ کے خلفاء کے متعلق دریافت فرمایا تو مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمان خدا ہوتا ہے کہ سید محمود پھر پوچھا کہ ان کے بعد کون ہے تو فرمایا کہ فرمانِ خدا ہوتا ہے کہ سید خوندمیر پھر پوچھا کہ ان کے بعد کون ہے تو فرمایا میاں نعمت ہیں پھر پوچھا کہ ان کے بعد کون ہے تو فرمایا کہ میاں نظام نیز فرمایا کے پانچویں تم سائل ہو اور فرمایا کہ اگر ایک ہوں تو دوسرے تم ہو اگر دو ہوں تو تیسرے تم ہو اور اگر تین ہوں تو چوتھے تم ہو اور چار ہوں تو پانچویں تم ہو اور یہ نقل مشہور ہے اور اکثر کے پاس ثانیِ مہدیؓ صدیق ہیں کیونکہ سب سے پہلے مہدیت کی تصدیق دانا پور میں میراں سید محمود رضی اللہ عنہ ہی نے کی اور مہدیؑ کے حکم کو بے درنگ قبول فرمایا اور فرمایا کہ اگر بایزیدؒ بھی ہوتے اور منکر مہدیؑ ہوتے تو انکار مہدیؑ کی وجہہ کافر ہو جاتے اور بعض کے نزدیک بندگی میاں سید خوندمیرؓ صدیق ہیں آپؓ نے بھی حکم مہدیؑ کو بلا شک وشبہ قبول فرمایا اور آپ سے منقول ہے اگر مہدیؑ اپنے ہاتھ میں پتھر لے کر فرمائیں کہ وہ یاقوت ہے تو میاں سید خوندمیرؓ کا بیان ہے کہ ہم یقین کے ساتھ قبول کریں گے کہ وہ یاقوت ہے امنا وصدقنا۔ نیز آپؓ سے منقول ہے فرمایا کہ جس نے حکم مہدیؑ میں کمی یا بیشی کی تو اس کو اہل ایمان میں شمار کرنے کا ہم کو اختیار باقی نہیں رہتا اور آپؓ نے جو گواہی دینی تھی دی اور اپنا عقیدہ ظاہر فرمایا بندگی میاں نظامؓ کے توابع نے آپؓ کے صدیق ہونے پر اتفاق کیا ہے ہم کو اس میں کوئی نزاع نہیں کیونکہ پانچوں صحابہؓ مطلقاً کامل طور پر صدیق مہدیؑ ہیں اور مقید دو صدیق ہیں اور وہ دونوں ثانیِ مہدیؓ اور سیر المہدی رضی اللہ عنہما ہیں ان کو اول و آخر گننے میں کوئی نزاع نہیں لیکن ان دونوں میں فرق نطفۂ مہدیؑ کی فضیلت کا ہے اور وہ میاں سید خوندمیرؓ کے اقرار کے مطابق افضل ہے صحیح ہے ہم نے اسی طرح مصدقین سے پایا ہے اور صحابہؓ کے درمیان جو کچھ باہمی مخالفت منازعت اور زجر واقع ہوئی ہے اس کی تاویل محال ہے کیونکہ وہ سب آپس میں ایک دوسرے سے دلی محبت رکھتے تھے اور تصدیق مہدیؑ میں باطناً و ظاہراً ایک تھے پس رکو تم اے مصدقو اس کی تاویل لینے مخاصمات صحابہؓ کے اختلاف کی تاویل سے اور ایسا ہی عقیدہ رہا ہے گذشتہ اہل سنت والجماعت کا چنانچہ شرح عقاید کی عبارت ہے کہ توقف کرتے ہیں صحابہؓ کے ذکر سے بجز ذکرِ خیر کے کیونکہ نبی صلعم نے

https://theimammehdi.com

اپنے اصحابؓ کے بارے میں کچھ کہنے سے منع فرمایا اس طور پر کہ میرے بعد ان کو نشان ملامت مت بناؤ جس نے ان کے ساتھ محبت رکھی اس نے میری محبت سے ان کی محبت رکھی اور جس نے ان کے ساتھ بغض رکھا تو اس نے میرے بغض سے ان سے بغض رکھا جس نے ان کو ایذا دیا اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دیا اور جس نے خدا کو ایذا دیا تو قریب ہے کہ خدا اس کا مواخذہ کرے اور مہدیؑ کی دعا بی بی الہدتیؓ کے حق میں مستجاب اور آپ کی بشارت بی بی کے حق میں مقبول ہے اور مہدیؑ حالت جذب میں تھے اس حال میں اپنی بی بی سے عشاء کے وقت پانی طلب فرمائے پس بی بیؓ پانی لیکر آئیں اور عشاء کے وقت سے طلوع فجر تک کھڑی کی کھڑی رہیں اس وقت خاتم الاولیاءؑ حالتِ بیداری میں آئے اور بی بیؓ کی طرف دیکھا کہ ہاتھ میں پانی کا پیالہ لئے کھڑی ہیں فرمایا کہ اب پانی لائی ہو تو اس سیدہ نے عرض کیا کہ عشاء کے وقت سے پانی لائی ہوں اور آپؑ کے حضور میں پیش کرنے کے لئے کھڑی ہوں اس وقت خاتم الاولیاءؑ بی بیؓ کے حق میں یہ دعا فرمائی اے اللہ اس عورت کو اپنے قرب و القاء کا خاص درجہ عطا فرما اور اس کو جنت کی عطا سے خوش فرما جیسا کہ اس نے مجھے اپنی خدمت سے خوش کیا ہے۔ یہ دعا مستجاب ہے اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ بی بی الہدتیؓ کو لقاء اللہ میں خاص قرب حاصل ہے اور جنت بی بیؓ کی میراث ہے حق ہے اور مہدیؑ کی جو بشارت بی بیؓ کے حق میں ہے مقبول ہے مہدیؑ نے فرمایا کہ بی بیؓ مغفور ہے اور ان کی اولاد سات کرسی تک مغفور ہے اور انکا پڑوسی مغفور ہے اور جو ان کی خدمت میں رہکر رحلت کی ہیں مغفور ہیں اور جو ان کی دیوار کے نیچے سے جائے مغفور ہے اور جس نے ان کے گھڑے سے پانی پیا اور جس نے ان کی مدد کی اور جس نے ان کو بازار سے کچھ چیز لا کر دی مغفور ہے اور ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ بی بیؓ مغفورہ ہیں اور ان کی اولاد سات کرسی تک مغفور ہے داخل جنت ہوئی ہے اور بندگی میاں دلاورؓ کی نقل ہے بارہ مبشر مہدیؑ یہ ہیں پہلے بندگی میراں سید محمودؓ۔ دوسرے بندگی میاں سید خوندمیرؓ۔ تیسرے بندگی میاں نعمتؓ۔ چوتھے بندگی میاں نظامؓ۔ پانچویں بندگی میاں دلاورؓ۔ چھٹے ملک برہان الدینؓ۔ اور ساتویں ملک گوہرؓ۔ آٹھویں بندگی میاں امین محمدؓ۔ نویں بندگی میاں ملک معروفؓ۔ دسویں بندگی میاں ملک جیوؓ۔ گیارھویں بندگی میاں عبدالمجیدؓ۔ بارھویں بندگی میاں یوسف خداوند خانی رضی اللہ عنہم اور صاحب زماں کے وجود سے زمانہ خالی نہیں رہتا وہ خاص کر مہدیؑ کا وجود ہے مہدیؑ کا فیض تصدیق ہے جو ہادی ہے مصدقین کی استعداد اور رویت کے لئے استعداد سے مراد امور مہدیؑ کی مطابقت ہے جو حاصل نہیں ہوتی مگر کامل زمانہ کی تعظیم اور کامل زمانہ کی نشانی یہ ہے کہ راسخ العقیدہ کامل العمل ہو شرط اس کی یہ ہے کہ اس کی ذات مہدیؑ کے تمام امور میں مطابق ہو اور علماً اور عملاً مہدیؑ اور صحابۂ مہدیؑ کی اتباع میں کامل ہو اس کے سوائے دوسرا کامل زمانہ نہیں ہوسکتا جس نے اسکی تعظیم کو ترک کیا اس میں مہدیؑ اور احکام مہدیؑ سے نفاق ہوگا اس میں جس بسیط یا جہل مرکب ہوگا یعنی علم تصدیق میں نقصان پایا جائے گا اور اس کے عمل

https://theimammehdi.com

میں جہالت اور نامردی پائی جائے گی یعنی استواری کے بعد نفاق کے بغیر جہالت ہوگی اولا دمہدیؑ اور اولا دصحابۂ مہدیؑ کی تعظیم تصدیق میں لازم جانو کیونکہ جس کے آبا کو تصدیق مہدیؑ میں اولیت حاصل ہے ان کی اولا دکو تعظیم میں اولیت حاصل ہوگی بشرطیکہ وہ اپنے آبا کے اعتقاد میں تابع ہوں اور جو اپنے آبا کے تابع نہ ہوں تو وہ لایق تعظیم نہ ہوں گے مگر ان کے آبا ہی منظور مہدیؑ ہوں گے کوئی راسخ العقیدہ ہو لیکن منظور نہو تو حکم اس کا یہی ہے (وہ قابل تعظیم نہیں) اور راسخ العقیدہ نہو فقراء کا صحبتی ہو تو اس کی اتباع اعتقادیات عملیات فروع اور اصول میں جائز نہیں شب قدر اور اس کی تحقیق مہدیؑ سے ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی فضیلت مہدیؑ کو بخشی اور رمضان کی ۲۷ ویں شب شبِ قدر ہونے کا یقین مہدیؑ سے حاصل ہوا۔ اے مصدقو شب قدر کی نماز کی نیت میں لفظ متابعت مہدیؑ کہنا لازم جانو کیونکہ مہدیؑ نے (خدا کے حکم) سے دو رکعت نماز لیلۃ القدر ادا فرمائی ہے ان دو رکعتوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور میں سجدہ کی حالت میں دعا کرنا واجب ہوا ہے اور امام علیہ السلام نے ان دو رکعتوں کے بعد بیٹھ کر یہ دعا فرمائی ہے کہ اے اللہ ہماری آنکھوں میں دنیا کو حقیر کر کے دکھلا الخ جس نے لیلۃ القدر کی خصوصیت اور اس کی نیت میں لفظ متابعۃ المہدیؑ کہنے سے انکار کیا تو وہ مبتدع بلکہ منافق ہے کیونکہ اس کا علم مہاجرینؓ کے اتفاق سے حاصل ہوا ہے اور تربیت ہونا شرط ہے اور یہ عمل اعظم ارکان دینیۃ سے ہے اور مہدیؑ کی تصدیق کا علم ہر شخص کو اس کے مرشد سے حاصل ہوتا ہے جس نے عمل تربیت کے وجوب سے انکار کیا تو وہ منافق ہے اور منافقین کی قسم دین میں موجود ہے کیونکہ مہدیؑ نے سفر اور حضر میں بغیر رخصت کے صحبت ترک کرنے والے پر منافقی کا حکم فرمایا ہے مانند احمد شاہ قدن وغیرہ کے جس نے کہا اور یہ اعتقاد رکھا یقین کے ساتھ کہ منافقین کی قسم دایرہ دین سے اٹھ گئی ہے تو وہ مبتدع بلکہ منافق ہے بیشک منافقین دوزخ کے سب سے نیچے کے درجہ میں ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور اس سے نہیں نکلیں گے کیونکہ منافقین نے نفس ایمان کو بہت ہی کم دام میں بیچ دیا ہے اور وہ خوف طمع عداوت جہل تکبر اور عناد ہے اور دائمی نفاق سے اپنی عقل کے معتقد ہو گئے اس زعم کے ساتھ کہ ان کی سمجھ ہی عین دین ہے اور واقع میں انکا یہ زعم قرآن اور مہدیِ موعودؑ کے حکم سے باطل ہے ان کی جزا ان کے عمل کے موافق ہوگی جیسا کہ وہ دنیا میں باطل کی خبر دینے والے تھے پس ان کی جزا یہی ہوگی کہ وہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے اور بعض مصدقین آگ میں داخل ہونے کے بغیر محبوس ہونگے جس مانند طویل یا کوتاہ مدت قید کے ہوگا دیری یا جلدی میں اور اس کے بعد نجات پائیں گے اکثر مصدقین کے پاس یہی بات ثابت ہے اور بعض مصدقین سوال کے بغیر جنت میں داخل ہونگے اور منافقوں کے اعمال خصوصاً تین ہیں ایک یہ کہ منکر مہدیؑ کے کافر ہونے کے قائل نہیں دوسرا یہ کہ مہدیؑ کے احکام کو حق نہیں جانتے تیسرا یہ کہ مخالف امام کے پیچھے بخوشی بلا ضرورت بغیر کسی شک کے نماز پڑھتے ہیں اور جس نے مخالف امام کے ضرورتاً یا سہواً نماز پڑھی تو اسکو لازم ہے کہ نماز لوٹا کر پڑھے اور مخالفین کے ہاتھ کے

ذبح کئے ہوئے جانوروں کا کھانا جائز ہے اور مخالفین کی لڑکیوں سے نکاح کرنا جائز ہے اور مصدقین کی لڑکیوں کو مخالفین کے درمیان نکاح کر کے دینا بالاتفاق منع ہے اور نماز جمعہ میں مخالف امام کی اقتدا جائز نہیں اور اسی طرح عیدین میں نماز کے بعد ہاتھوں کو اٹھا کر اور پکار کر دعا کرنا منع ہے یہ مخالفین کی علامت ہے اور نماز کے بعد نفل پڑھنا بھی منع ہے اور تسبیح کے منکے ڈھالنا منع ہے یہ بھی مخالفین کی علامت ہے اور منکروں کی قبروں پر فاتحہ پڑھنا منع ہے اور وہی ہیں جو مہدیؑ کے زمانہ کے بعد مرے ہیں اور قدیم قبروں پر جو مہدیؑ کے پہلے مرے ہیں فاتحہ پڑھنا جائز ہے بلکہ کاملین کی قبروں پر واجب اور منکرین کی میت پر نماز جنازہ پڑھنا منع ہے اور بلا ضرورت منکرین سے میل جول بھی منع ہے منکر مہدیؑ کافر اور ساکت [1] بھی کافر ہے اور مصدق مہدیؑ اقسام کے گناہوں سے کافر نہیں ہوتا یہاں تک کے کہ وہ حرام کو حلال قرار دے یعنی مہدیؑ کے مشہور احکام اور ان کے شرف کو بدل دے [2] اور گنہگار مصدق پر نماز جنازہ [3] پڑھو جب کہ وہ حرام کو حلال قرار دینے کہ بغیر تصدیق پر مرے اور جس نے اس پر نماز پڑھی تو کوئی نزاع نہیں کیونکہ جنازہ فروعات [4] سے ہے پس اے مصدقو اپنی ذاتوں سے خوارج

---

[1] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولاتکتمو الشھادۃ اورتم نہ چھپاؤ شہادت کو۔ لہذا جو شخص (سچی گواہی) سے ساکت رہا تو وہ حق پوشی کیا اور حق پوشی کفر ہے چنانچہ حضرت مجتہد گروہ مہدویہؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

انکار کا معنی قبول نہ کرنا ہے حق بات کا چھپانا کفر ہے جو شخص نبی اور مہدی علیہما السلام کی ذات کے حق ہونے کے اظہار سے ساکت ہے تو ان کی ذات کے حق ہونے کو چھپانے والا ہے بالضرور کافر ہے انکار کے معنی پہچاننے کے ہیں جو شخص از روئے ناشناسی نبی اور مہدی علیہما السلام سے ساکت ہے تو وہ بھی نبی اور مہدی علیہما السلام کا منکر ہے جس پر شہادت کہنی واجب ہے اور وہ اظہار شہادت سے ساکت رہا تو نبی اور مہدی علیہما السلام کی شہادت کا چھپانا کفر ہے اگر کوئی شخص دل و جان سے مومن ہو اور جب تک نبی اور مہدی علیہما السلام کی تصدیق کا اظہار زبان سے نہ کرے تو وہ شرعاً کافر ہے چنانچہ سید راجوؒ اپنے تحفہ میں اس طرح فرمایا ہے اگر تو دل سے تصدیق کرتا ہے اور زبان سے اقرار نہیں کرتا تو اللہ کے پاس مومن ہے اور بشر کے پاس کافر ہے مقام غور ہے کہ جب کسی نے دل و جان سے تصدیق کی ہو اور جب تک وہ زبان سے اقرار نہ کرے اس کو کافر کہنا چاہیئے تو پس جو شخص نہ دل سے تصدیق کرتا ہے اور نہ زبان سے اقرار کرتا ہے تو اس کو کافر ہی کہنا چاہیئے اللہ رحم کرے منصف پر۔

[2] یعنی جو مصدق مہدیؑ ناجائز کو جائز قرار دے یعنی حضرت مہدیؑ کے احکام اور ان کے شرف کو نہ جھٹلائے تو اقسام کے گناہوں سے کافر نہیں ہوتا مگر جب مصدق مہدیؑ ناجائز کو جائز قرار دے یعنی حضرت مہدیؑ کے مشہور احکام اور ان کے شرف کو جھٹلائے تو وہ کافر ہے۔

[3] جو گنہگار مصدق حرام کو حلال قرار دینے کے بغیر تصدیق پر یعنی مہدیِ موعودؑ آمد و گذشت، مہدیِ موعودؑ آئے اور گئے قبول کیا سو وہ مومن انکار کیا سو وہ کافر کے اقرار پر مرے تو اس کے جنازہ پر نماز پڑھنا جائز ہے اور جو حرام کو حلال قرار دے اور تصدیق پر نہ مرے تو اس پر نماز پڑھنا اور اس کی مغفرت چاہنا جائز نہیں ہے۔

[4] حضرت مجتہد گروہ مہدویہؒ فرمارہے ہیں ''جس نے اس پر نماز پڑھی تو کوئی نزاع نہیں کیونکہ نماز جنازہ فروعات سے ہے (باقی صفحہ آئندہ پر

https://theimammehdi.com

معتزلہ اور روافض کے علامات ظاہر کرنے سے ڈرو خوارج کے علامات کی تفصیل یہ ہے کہ ان کے مذہب میں کبیرہ یا صغیرہ گناہ کا مرتکب کافر ہے اور یہ کہ ایمان اور کفر کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ان کی آنکھیں تصدیق کے نور اور توحید کے آفتاب سے اندھی ہوچکی ہے اور ان کی حجت یہ ہے کہ جس نے نماز کو عمداً ترک کیا وہ کافر ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس میں دوزخ میں وہی بد بخت داخل ہوگا جس نے جھٹلایا پیغمبر کو اور منہ پھیرا ایمان اور اطاعت سے اور قرآن کی اصطلاح کما حقہ مہدیؑ کے سوائے کوئی نہیں جانتا اور بعض علماء راسخین ہیں وہ بھی تھوڑے ہیں اور انہوں نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ گنہگار مصدق کافر نہیں مگر آیات اور توحید کا منکر اور ایک عالم کے اس سوال کے جواب میں کہ تمام عالم مہدیؑ پر ایمان لائے گا مہدیؑ نے فرمایا کہ تمام مومنوں نے ایمان لایا اور اطاعت کی پس مصدق مہدیؑ مومن ہے حق ہے اور اقسام کے گناہوں سے وہ کافر نہیں ہوتا حرام کو حلال قرار دیئے بغیر یعنی جس نے مہدیؑ کے احکام اور آپ کے فضل کا انکار کیا وہ کافر ہے اور معتزلہ کے علامات یہ ہیں کہ ان کے مذہب میں گناہ کبیرہ مرتکب نہ مومن ہے نہ کافر اور نہ منافق بلکہ فاسق اور ان کی ناکام عقل میں کافر بمعنی فاسق اور فسق بمعنی کفر ہے اور حالانکہ فاسق مومن ہے یہاں تک کہ رسولؐ نے ابوذرؓ سے فرمایا کہ جب کہ انہوں نے سوال میں مبالغہ کیا اگر چہ زنا کرے اور اگر چہ چرائے مومن مومن ہے ابوذرؓ کی ناک نیچے ہونے کے لئے اور مہدیؑ نے فرمایا کہ مومن اقسام کے گناہوں سے کافر نہیں ہوتے پس تحقیق یہی ہے کہ مصدق گناہوں سے کافر نہیں ہوتا پس تہدیدات تنذیدات کی یہاں کوئی سند نہیں کہ وہ بیان کی صورت رکھتے ہیں اور بندوں کے لئے افعال طاعت ہوں اور ان سے عذاب پاتے ہیں اگر از قسم معصیت ہوں کیوں کہ انسان توحید اور تصدیق کو قبول کرنے والا ہے اسی پر خوف ورجا کا بیان کیا گیا آنحضرتؐ نے فرمایا تیرا بھائی وہ ہے جو تجھے ڈرایا نہ کہ وہ جو تجھے دھوکہ میں ڈالا اور معتزلہ روایت اور معراج کے منکر اور کلام اللہ غیر مخلوق [1] ہونے کے منکر میں اور روافض کے علامات یہ ہیں کہ ان کے مذہب میں رسول اللہؐ کے صحابہ کرامؓ پر سب و تبرّا (لعن طعن و

(حاشیہ بسلسلہ صفحہ گزشتہ) حضرت مہدیؑ کے صحابہ ،تابعین، تبع تابعین، صادقین، کاملین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانوں کا یہ طریق تھا کہ جو مصدق جس دائرہ مہدویہ کے مرشد سے تربیت ہوتا اس کی میت اسی دائرہ میں لے جاتے تو مرشد غسل وکفن سے فارغ ہوکر مع حاضرین دائرہ نمازِ جنازہ پڑھ کر دفن کرتے وقت دوسرے دائروں کے مرشدوں کو بلاتے نہ تھے لیکن تقریباً ساٹھ یا ستر برس سے یہ طریقہ قائم کرلیا گیا ہے کہ دوسرے فقراء کو بھی بلا کر نماز پڑھائی جاتی ہے اس طریقہ عمل میں جو خرابیاں پیدا ہوئیں ناگفتہ بہ ہیں غرض نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یہ ایک کے ادا کرنے سے بھی سب کے ذمہ سے ساقط ہوجاتی ہے۔

[1] خدائے تعالیٰ کا کلام کسی کا بنایا ہوا نہیں ہے (اس لئے) وہ غیر مخلوق ہے یعنی کلام نفسی کیونکہ قرآن کا لکھنا اور اس کے حروف اور کلمے اور آیتیں یہ سب قرآن کے اسباب ہیں (جسکو کلام لفظی سے تعبیر کیا جاتا ہے) جس کی بندوں کو ضرورت ہوتی ہے (ملاحظہ ہو وصیت امامِ اعظمؒ مطبوعہ تاج پریس چھتہ بازار) المرقوم ۳ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

https://theimammehdi.com

نفرت) جائز ہے اور ہم ان کی اہانت کرتے ہیں اور رویت کے منکر اور قرآن غیر مخلوق ہونے کے بھی منکر ہیں اور انہی اعتقادات مذکورہ سے کافر قرار پائے ہیں۔

مترجم

حضرت پیرومرشد مولانا میاں سید دلاور عرف گورے میاں صاحب مہدویؒ

سابق سرپرست دارالاشاعت جمعیۃ مہدویہ ہند، حیدرآباد۔اے پی

ناشر: محمد انعام الرحیم خان مہدوی

https://theimammehdi.com